Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

# Trade, Interest, and Loans in the Light of Islamic Teachings: Jurisprudential Rulings, Societal Impacts, and Contemporary Commercial Analysis

# اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بیع، سود اور قرض: فقہی احکام، معاشرتی اثرات اور معاصر تجارتی تجزیہ

**Authors Details**

**1. Atta ur Rehman (Corresponding Author)**
MPhil in Islamic Studies, Riphah International University, Faisalabad, Pakistan.
ataurrehmanmalik991@gmail.com

**2. Dr. Muhammad Rizwan Mehmood**
Riphah International University, Faisalabad, Pakistan.

**Citation**

Atta ur Rehman and Dr. Muhammad Rizwan Mehmood " *Trade, Interest, and Loans in the Light of Islamic Teachings: Jurisprudential Rulings, Societal Impacts, and Contemporary Commercial Analysis* "Al-Marjān Research Journal, 3,no.2, April-June (2025): 61−76.

**Submission Timeline**

**Received:** Feb 17, 2025
**Revised:** Mar 01, 2025
**Accepted:** Mar 20, 2025
**Published Online:** April 10, 2025

**Publication, Copyright & Licensing**

Article QR

**Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.**

All Rights Reserved © 2023.

This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

# Trade, Interest, and Loans in the Light of Islamic Teachings: Jurisprudential Rulings, Societal Impacts, and Contemporary Commercial Analysis

# اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بیع، سود اور قرض کے احکام و اثرات: فقہی و معاشرتی تجزیہ

☆ عطاالرحمن ☆ ڈاکٹر محمد رضوان محمود

**Abstract**

This research study offers a detailed jurisprudential and socio-economic analysis of trade (Bayʿ), interest (Ribā), and loans (Qarḍ) in light of Islamic teachings. Trade is encouraged in Islam as a lawful economic activity, provided it is based on mutual consent, transparency, and free from deception and uncertainty. The study categorizes various types of Bayʿ such as Bayʿ Muṭlaq, Bayʿ Muqāyiḍah, Bayʿ Ṣarf, and Bayʿ Salam, elaborating their conditions and juristic rulings. It also addresses impermissible transactions like Bayʿ Muḥāqala, Bayʿ Muzābanah, and Bayʿ Mukhābarah. Interest (Ribā) is strictly prohibited due to its exploitative nature. The paper explains the classical definitions of Ribā al-Nasīʾah and Ribā al-Faḍl, distinguishing them from lawful profits in trade. Jurists' and Mufassirīn's positions are cited to establish a firm stance against usury, reflecting on the societal harms of interest-based economies. Regarding loans, Islam promotes Qarḍ as an act of benevolence. The research elaborates on the borrower-lender relationship, rights, and responsibilities in the light of Qurʾānic injunctions. The paper also explores contemporary commercial issues, including property dealings, earnest payments (Bayʿānah), prize bonds, and commerce during Hajj days, all through a juristic lens. By integrating classical fiqh with modern economic practices, the research proposes a balanced Islamic commercial model that ensures justice, prevents exploitation, and promotes ethical financial conduct in society.

**Keywords:** Bayʿ (Trade), Ribā (Interest), Qarḍ (Loan), Islamic Jurisprudence, Islamic Economics

## تعارف موضوع

اسلامی معاشی نظام کا بنیادی مقصد عدل، مساوات اور دیانت پر مبنی مالی لین دین کو فروغ دینا ہے۔ اس تناظر میں بیع، سود اور قرض جیسے معاملات کو نہایت اہمیت حاصل ہے، جن کے احکام قرآن و سنت اور فقہی قواعد میں وضاحت سے بیان کیے گئے ہیں۔ زیر نظر تحقیق میں ان تین اہم معاشی عنوانات کا فقہی و معاشرتی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ پہلے مبحث میں بیع کے فقہی احکام و اقسام کا جائزہ لیا گیا ہے، جن میں باہمی رضامندی، شفافیت، اور مخصوص بیوع کی شرائط شامل ہیں۔ دوسرے مبحث میں سود کی تعریف، اقسام اور شرعی ممنوعات کا بیان ہے، اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ سود اور

☆ ایم فل اسلامیات، رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد، پاکستان۔
☆ رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد، پاکستان۔

نفع میں فرق کیا ہے۔ تیسرے مبحث میں قرض کے فقہی احکام بیان کیے گئے ہیں، جہاں قرض دینے اور لینے والے کے حقوق و فرائض کو اجاگر کیا گیا ہے۔ چوتھے مبحث میں معاصر تجارتی طریقوں، جیسے پراپرٹی ڈیلنگ، بیانہ، انعامی بانڈز اور ایام حج میں تجارت، کا شرعی تجزیہ کیا گیا ہے۔ یہ تحقیق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جدید مالیاتی چیلنجز کا حل پیش کرتی ہے، اور اس امر کی نشاندہی کرتی ہے کہ اسلامی اصول آج کے معاشی نظام میں کس طرح راہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔

## مبحث اول: بیع کے فقہی احکام واقسام

### 1. بیع کی تعریف

" لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدَاكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ "[1]

”نہیں ہے تم پر کچھ گناہ کی تم طلب کرو فضل اپنے رب کا تو جب لوٹو عرفات سے تو ذکر کرو اللہ کا مشعر حرام کے پاس اور ذکر کرو اس کا اس لیے کہ اس نے ہدآیت دی تمہیں اور بے شک تم اس سے پہلے بھٹکے ہوئے تھے۔“

### i. بیع کا شرعی مفہوم

" اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبَا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ "[2]

”وہ لوگ جو کھاتے ہیں سود نہیں کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ شخص جسے مخبوط الحواس بنا دیا ہو شیطان نے چھو کر، یہ اس وجہ سے کہ بیشک انہوں نے کہا بیع (خرید و فروخت) بھی تو سود کی طرح ہی ہے اور حلال کیا ہے اللہ نے بیع کو اور حرام کیا ہے سود کو، تو وہ شخص کہ آئی ہو اس کے پاس نصیحت اس کے رب کی طرف سے تو وہ رک گیا، تو اس کیلئے وہ ہے جو گذر چکا، اور معاملہ اس کا اللہ کی طرف ہے، اور جو شخص لوٹا تو وہ آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

اس آیت سے یہ واضح ہوا ہے کہ وہ لوگ جو سود کا معاملہ کرتے ہیں تو وہ قیامت کے دن ایسے کھڑے ہوں گے جیسے آسیب زادہ بد حواس و پاگل کھڑا ہوتا ہے یعنی شیطان جیسے چھو کر مخبوط الحواس بنا دے وہ ڈانواں ڈول کھڑا ہوتا ہے ایسے ہی معاملہ قیامت کے دن سود خور کا ہوگا یہ سخت گرفت ان پر اس وجہ سے بھی ہو گی وہ کہتے ہیں جس طرح تجارت میں یعنی خرید و فروخت میں نفع ہے اس طرح سودی کاروبار میں بھی نفع ہے لہذا دونوں برابر ہیں یہ حلال اور سود حرام ہو ایسا نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا جس شخص کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصیحت آگئی یعنی رب تعالیٰ کا یہ حکم پہنچ گیا کہ یہ حلال ہے اور سود حرام ہے تو جو شخص رب تعالیٰ کے حکم کو مان کر سودی کاروبار سے رک گیا سود کا لین دین ترک کر کے تائب ہو گیا تو اس کے لیے وہ مال ہے جو پہلے لے چکا اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کے آجانے کے بعد بھی سود کے لین دین کی طرف لوٹیں گے یعنی رب تعالیٰ کے حکم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سود کے لین دین سے باز نہ آئے وہ دوزخی ہیں وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔

[1] -Al-Baqarah, 2:198.
[2] -Al-Baqarah, 2:275.

## 2. بیع کی اقسام

### i. بیع مطلق

عین چیز کی بیع نقد سے عام طور پر جب بھی مطلقا بیع بولا جاتا ہے تو اس سے مراد یہی بیع ہوتی ہے اس میں مبیع عین چیز ہو گی اور ثمن نقد ہوں گے۔

### ii. بیع مقایضہ

بیع کی دوسری قسم یہ ہے کہ مال کی بیع مال سے کی جائے اس کو فقہی اصطلاح میں مقایضہ کہا جاتا ہے جب دونوں بدل ذوات القیم سے ہوں تو ہر ایک کو مبیع کا درجہ حاصل ہو گا اس لیے دونوں کا موجود رہنا اور معین ہونا ضروری ہے۔ جب ایک بدل ذاوت امثال سے ہو اور دوسرا ذوات قیم سے ہو تو جو ذوات قیم سے ہے وہ مبیع ہو گا اس کا موجود ہونا اور معین ہونا ضروری ہے۔ اور جو ذوات امثال سے ہو گا وہ ثمن ہو گا اس کا موجود ہونا اور معین ہونا ضروری نہ ہو گا البتہ جنس اور مقدار اور وصف کا مشہور ہونا ضروری گا۔ اور جب دونوں ہی ذوات امثال سے ہوں تو ایک کو مبیع اگر معین کر لیا تو اس کا موجود ہونا ضروری ہو گا۔ اور اگر کسی ایک کو مبیع معین نہیں کیا تو دونوں کو مبیع کا درجہ دیا جائے گا اور ہر ایک کا موجود ہونا ضروری ہو گا۔

### iii. بیع صرف

وہ بیع ہے کہ نقد کی بیع نقد سے ہو جسے سونے کی سونے، یا چاندی کی بیع چاندی سے ہو اور چاندی کی بیع ایک دوسرے سے اس بیع کو فقہی اصطلاح میں "بیع صرف" کہا جاتا ہے۔ اس بیع میں دونوں جہاں ثمن ہیں وہاں مبیع بھی ہیں لہذا ہر ایک کا مجلس میں موجود ہونا اور معین ہونا ضروری ہے، بلکہ دونوں بدل کا مجلس میں قبضہ ضروری ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نقد کا تعین قبضہ کرنے سے ہوتا ہے کیونکہ قبضہ کرنے کے بعد اسے تبدیل کرنا جائز نہیں ہوتا جو صرف متعین کرنے سے "کہ یہ درہم یا یہ دینار تمہارے ہیں، معین نہیں ہوتا کیونکہ معین کرنے کے باوجود قبضہ سے پہلے درہم یا دینار کو تبدیل کرنا جائز ہوتا ہے۔

### iv. بیع سلم

چوتھی قسم بیع کی ہے یہ ہے ثمن پہلے دے دیے جائیں اور مبیع بعد میں لیا جائے اور فقہی اصطلاح میں بیع سلم کہا جاتا ہے قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ یہ بیع جائز نہ ہو لیکن شریعت نے مساکین کی حاجت کو دور کرنے کے لیے اسے جائز قرار دیا۔

## 3. بیع سلم کے احکام

### i. بیع سلم کن چیزوں میں جائز ہے

بیع سلم مکیلی چیزوں میں جائز ہے، یعنی جن چیزوں کو صاع (ٹوپے) وغیرہ سے ناپا جائے، گندم، جو وغیرہ۔ اور بیع سلم موزونی چیزوں میں جائز ہے، یعنی چیزوں کو وزن کر کے بیچا جاتا ہے جیسے لوہا، تانبہ، پیتل، وغیرہ ان کے جواز پر دلیل نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

**"من اسلم منکم فلیسلم فی کیل معلوم ووزن معلوم الی آجل معلوم"[3]**

"جو شخص تم میں سے بیع سلم کرے تو وہ معلوم کیل اور معلوم وزن میں اور وقت مقرر تک بیع سلم کرے۔"

3 -Al-Marghīnānī, ʿAlī ibn Abī Bakr, *Al-Hidāyah* (Cairo: Dār al-Turāth, n.d.), 3:135.

مکیلی یا موزونی چیزوں کی جنس سے بیع سلم جائز نہیں اس میں سود پایا جاتا ہے، البتہ رقم پہلے دے دی جائے اور وہ چیز بعد میں لی جائے، شرط یہ ہے کہ مبیع اور ثمن ایک جنس نہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ دراہم اور دنانیر کی بیع سلم جائز نہیں۔ بیع سلم میں ثمن پہلے دیا جاتا ہے اگر دراہم کی بیع سلم جائز ہو جائے تو ثمن میں تاخیر ہو گی اس بیع سلم نہیں کہا جاتا۔

### ii. مذروعات اور معدودات متقاربہ میں بیع سلم کا جواز

کپڑا وغیرہ جو گز سے ناپا جائے اس کی بیع سلم جائز ہے البتہ شرط یہ ہے کہ اس کپڑے وغیرہ کا وصف بیان کر دیا جائے اور اسکی صنعت (کوالٹی) وغیرہ کا ذکر کر دیا جائے تاکہ بعد میں کوئی نزاع نہ ہو۔ اسی طرح جو چیز گن کر بیچی جائیں لیکن ان میں زیادہ تفاوت (فرق) نہ پایا جائے، جیسے انڈے اخروٹ وغیرہ ان میں بیع سلم جائز ہے کیونکہ اس میں نزاع کا کوئی خطرہ نہیں۔ یہ معدودات متقاربہ ہیں اگر ان چیزوں میں زیادہ فرق ہو جیسے خربوزیا تربوز وغیرہ ان کو گن کر بیچنے کی صورت میں بیع سلم جائز نہیں کیونکہ یہ کوئی بہت بڑے اور کوئی بہت چھوٹے ہوتے ہیں ان کو معدودات متقاونہ کہا جاتا ہے۔ ان میں نزاع کا خطرہ ہوتا ہے۔

حیوانات میں بیع سلم جائز نہیں اس لیے حیوانات کی مالیت میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے اسم نزاع کا خطرہ پایا جاتا ہے یعنی جنس اور صفت بیان کرنے کے لیے باوجود حیوانات میں تعین نہیں ہو سکتا۔

**" عن ابن عباس، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم «نهى عن السلف في الحيوان "[4]**

”حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی کریم نے حیوانات میں بیع سلم سے منع فرمایا۔“

اس حدیث کے متعلق حاکم نے بیان کیا ہے کہ حدیث صحیح الاسناد ہے اگر صحیح بخاری صحیح مسلم نے اپنی کتاب میں ذکر نہیں کیا۔

### iii. بیع سلم میں بیع کا موجود ہونا

**"عن ابی البختری قال سألت ابن عمر عن السلم فی النخل قال نہی رسول اللہ عن بیع النخل حتی یصلح"[5]**

ابو البختری کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کھجوروں میں بیع سلم کرنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کھجوروں کی بیع کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ ان میں کھائے جانے کی صلاحیت پائی جائے۔“

### iv. بیع سلم کی شرائط

1. جنس معلوم ہو یعنی یہ واضح کیا جائے کہ بیع گندم کی ہو رہی ہے یا مکی وغیرہ کی۔
2. نوع معلوم ہو یعنی بتایا جائے کہ وہ گندم بارانی زمین کی ہو گی یا نہری زمین کی ہو گی۔
3. اس کی صفت معلوم ہو یعنی جس چیز کا سودا ہو رہا ہو اس کے متعلق واضح کیا جائے کہ وہ عمدہ ہو گی یا گھٹیا۔
4. مقدار معلوم ہو مکیلی چیز ہو تو بتایا جائے کہ اتنے صاع گندم وغیرہ اس رقم کے دیے جائیں گے اگر کوئی موزونی چیز ہو تو بتایا جائے کہ اتنے سیر یا اتنے من اس رقم کے دیے جائیں گے۔

---

4 -Al-Daraqutnī, ʿAlī ibn ʿUmar, *Sunan al-Daraqutnī* (Beirut: Maktabat al-Resālah, 1424 AH), 4:39.

5 -Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ* (Medina: Maktabat al-Islāmīyah, n.d.), Kitāb al-Salam, Bāb al-Salām fī al-Nakhl, ḥadīth no. 2248, p. 358.

5. آجل معلوم ہو یعنی یہ بتایا جائے کہ ایک ماہ یا دو ماہ وغیرہ کے بعد یہ چیز ادا کی جائے گی۔
6. راس المال معلوم ہو جب قیمت کے طور پر وہ چیز ہو جو کیلی یا موزونی عددی ہو تو اس کا معین کرنا بھی ضروری ہے۔
7. مکان معین کرنا کہ یہ چیز فلاں جگہ دی جائے گی یہ اس چیز کے لیے ضروری ہے جو وزنی ہو جب تک سواری اور مزدوری وغیرہ نہ ہو تو وہ چیز لانی مشکل ہو جائے گی جب تک جگہ کو معین نہیں کیا جائے گا تو جھگڑے کا خطرہ برقرار رہے گا۔

### v. خاص شرائط

جب مختلف جنسوں کی بیع ہو تو دونوں کی مقدار کا معلوم ہونا ضروری ہے جو چیز پہلے دی جائے گی وہ راس المال ہو گی اور جو بعد میں وقت مقرر پر دی جائے گی وہ مبیع ہو گی بیع سلم میں بیچنے والے کا مجلس سے جدا ہو جانے سے پہلے راس المال پر قبضہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ بیع سلم میں راس المال یا مبیع کے قبضہ کرنے سے پہلے کسی ایک میں تصرف کرنا جائز نہیں راس المال میں قبض کرنے سے پہلے تصرف کرنا اسلیے جائز نہیں کہ بیع سلم میں راس المال کا قبض کرنا ضروری ہے تو پہلے تصرف سے قبض کرنا فوت ہو جاتا ہے اور مبیع میں قبض سے پہلے تصرف ہر بیع میں منع ہے۔

"ہر وہ چیز جس کی مقدار وغیرہ معلوم ہو جائے اس کی بیع سلم جائز ہے جیسے اینٹوں وغیرہ کا سانچہ معلوم ہوتا ہے لیکن دیکھنے پر اگر کوئی کو الٹی پسند نہ آئے تو واپس کر سکتا ہے اس لیے ہر بیع میں خیار رویہ کا حق حاصل رہتا ہے۔"[6]

### vi. عدل سے لکھنے کا مطلب

1. لکھنے والا قرض اسطرح لکھے کہ نہ اس میں حقیقی دین سے زیادہ لکھے اور نہ ہی کم اور اس طرح صاف لکھے کہ وہ خط پڑھا جا سکے تاکہ بوقت ضرورت وہ لکھی ہوئی دستاویز کام آسکے ایسا خط نہ ہو جو پڑھا ہی نہ جا سکے۔
2. لکھنے والا جب فقیہ ہو تو ضروری ہے کہ اس طرح لکھے کہ دونوں فریق مطمئن ہوں، کسی کا حق باطل کرنا لازم نہ آئے، بلکہ احتیاط سے لکھے کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔

علامہ قاضی صاحب لکھتے ہیں:

"اصل میں فقیہ کو یہ حکم خصوصی طور پر دینے کا مقصد یہ ہے کہ بعض اوقات فقہ سے واقف شخص ایک لفظ کے ہیر پھیر سے کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور کسی کو فائدہ لہٰذا صاحب علم کو زیادہ حق پہنچتا ہے کہ وہ انصاف سے کام لے کسی کو ناجائز نفع پہنچانا اور کسی کو ناجائز نقصان دینا عالم کی شان کے لائق نہیں"[7]

3. بعض فقہا کرام نے بیان کیا کہ انصاف سے لکھنے کا یہ مطلب ہے کہ اس طرح لکھے کہ جس طرح اہل علم کا اتفاق ہوتا ہے کہ قاضی مجتہدین کے اختلاف سے فائدہ اٹھا کر کسی کو حق باطل نہ کر سکے۔
4. مجمل الفاظ نہ لکھے جس کی وجہ سے بعد میں نزاع سے بچا جا سکے کیونکہ مجمل الفاظ باعث سے نزاع ہوتے ہیں۔

[6] -Bhatralawī, Qāzī ʿAbd al-Razzāq, *Nujūm al-Furqān* (Lahore: Dār al-Iḥyāʾ, n.d.), 6:708.
[7] - Bhatralawī, Qāzī ʿAbd al-Razzāq, *Nujūm al-Furqān*, 6:712.

## 4. دیگر اقسام بیع

### i. بیع محاقلہ کیا ہے؟

والمحاقلة ان يبيع الرجل الزرع بمائة فرق حنطة "[8]

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے محاقلہ کی تعریف یہ بیان فرمائی ہے کہ کوئی شخص کھیتی کو مثال کے طور پر ایک سو فرق گندم کے بدلے بیچے۔"

یعنی گندم کی کھیتی کو معین مقدار گندم سے بیچنا، اسطرح ہر قسم کی کھیتی کو اسی جنس کی معین کا سودا اسی جنس سے ہو رہا ہے ایک معین مقدار ہے اور دوسری طرف معین نہیں اس میں رِبٰوا کا احتمال ہے۔

### ii. بیع مزابنہ

"والمزابنة ان يبيع الرجل التمر في رؤس النخل بمائة فرق "[9]

"حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ کھجور کے درخت پر پھل کو ایک سو فرق کے بدلے بیچنا۔"

یعنی کسی درخت پر پھل کو اسی جنس معین میں پھل سے بیچنا مزابنہ ہے جس سے بنی کریم نے منع فرمایا ہے۔

### iii. بیع مخابرہ

" والمخابرة كراء الارض بالثلث والربع "[10]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مخابرہ یہ ہے کہ زمین تہائی یا چوتھائی کے بدلے کرائے پر دی جائے اس سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اگر ایک تہائی یا چوتھائی سے مراد زمین کا تہائی یا چوتھائی حصہ معین ہو تو اب بھی وہ منع ہے جسے کوئی کہے کہ یہ زمین تم نے کاشت کرنی لیکن زمین کا فلاں تہائی حصہ یا چوتھائی حصہ میرا ہے اس کی پیداوار میری ہوگی یہ منع ہے ہو سکتا ہے کہ وہی حصہ اعلی اور زرخیز ہو دوسرا حصہ ناقص ہو کاشت کرنے والے کو کچھ حصہ بھی نہ ملے یا بہت کم ملے تو اس لیے مخابرہ سے منع کیا گیا اگر تہائی یا چوتھائی حصہ پیداوار ہو جیسے آج کل مزارات لوگ کرتے رہے ہیں تو یہ امام یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک جائز ہے امام صاحب رحمہ اللہ نے اس سے منع فرمایا۔

" ولا تصح المزارعة عند أبي حنيفة رحمه الله وصحت عند صاحبيه وبه يفتى لاحتيا جا لناس إليها"[11]

صاحبین کے قول پر ہی فتوی ہے کیونکہ لوگ اس بیع کے محتاج ہیں۔

---

8 -Al-Bayhaqī, Aḥmad ibn al-Ḥusayn, *Al-Sunan al-Kubrā*, 11:141, ḥadīth no. 10740.
9 -Al-Bayhaqī, *Al-Sunan al-Kubrā*, 11:141, ḥadīth no. 10740.
10 -Al-Bayhaqī, *Al-Sunan al-Kubrā*, 5:1928, ḥadīth no. 2835.
11 - Al-Qārī, Mullā ʿAlī ibn Muḥammad, *Mirqāt al-Mafātīḥ Sharḥ Mishkāt al-Maṣābīḥ* (Beirut: Dār al-Fikr, 1422 AH),

### iv. بیع معاومہ

" المعاومة وهى مفاعلة من العام كالمسانهة من السنة والمشاهرة من الشهر فى النهاية هى بيع ثمر النخل أو الشجر سنتين أو ثلاثا فصاعدا قبل أن تظهر ثماره وهذا البيع باطل لأنه بيع ما لم يخلق فهو كبيع الولد قبل أن يخلق "[12]

معاومہ اور مسانہہ کا اطلاق سال کیلئے جیسا کہ مشاہرہ کا اطلاق مہینہ کیلئے ہوتا ہے، یعنی بیع معاومہ یہ ہے کہ کھجور یا کسی اور درخت کے پھل ظاہر ہونے سے پہلے ایک یا دو یا تین سال کیلئے بیع کر دی جائے یہ بیع اسی وجہ سے باطل ہے کہ پیدوار سے پہلے بیع کی جارہی ہے جو منع ہے۔ جس طرح کسی جانور کے بچے کی بیع اس کے پیدا ہونے سے پہلے منع ہے۔

## 5. مخصوص اشیاء کی بیع

### i. نمک لگائی مچھلی کی بیع

نمک لگائی مچھلی کی بیع سلم جائز ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وزن معلوم ہو اور قسم معلوم ہو جب قدر اور وصف معلوم ہوں گے تو وقت مقرر پر خریدار کے حوالے کرنے میں آسانی ہو گی نزاع خطرہ نہیں ہو گا۔

### ii. تازہ مچھلی کی بیع سلم

تعداد کے لحاظ پر تو مچھلی کی بیع سلم جائز نہیں کیونکہ کوئی مچھلی بہت چھوٹی ہوتی ہے اور کوئی بہت بڑی البتہ وزن معلوم ہو اور قسم معلوم ہو تو پھر بیع سلم جائز ہو گی یہ بھی ان شہروں میں جہاں گرمیوں اور سردیوں میں مچھلی ملتی رہتی ہے جہاں کبھی مچھلی ملے اور کبھی نہ ملے ان مقامات میں مچھلی کی بیع سلم جائز نہیں۔

### iii. گوشت کی بیع

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور صاحبین یعنی امام ابو یوسف امام محمد رحمہ اللہ کے اقوال میں اختلاف کو دیکھ کر راقم نے یہ رائے قائم کی کہ شہریوں میں صرف چھوٹا گوشت اور بڑا گوشت کہہ کر بیچا اور خریدا جاتا ہے اس لیے کچھ وصف بھی بیان کر دیا جائے تو بیع سلم جائز ہو گی لیکن دیہاتیوں میں صرف چھوٹا اور بڑا گوشت نہیں دیکھا جاتا بلکہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ بکری یا بھیڑ کتنی عمر کی تھی اس طرح گائے اور بھینس کا حکم بھی یہی ہے لہذا دیہاتیوں میں جھگڑے کے خوف سے گوشت میں بیع سلم جائز نہیں۔

### iv. کسی معین شخص کی کیل یا پیائش سے بیع

کسی معین شخص کے کیل یا پیائش سے بیع جائز نہیں اگر یہ طے کر لیا جائے کہ فلاں شخص یہ ماپ کر یا فلاں شخص ہی پیائش کرے تو اس میں سلم جائز نہیں اس لیے کہ ہو سکتا ہے کہ دائیگی کے وقت وہ آدمی ہی نہ ملے تو جھگڑے کا سبب بنے گا لہذا جائز نہیں۔

[12] - Al-Qārī, *Mirqāt al-Mafātīḥ*, 5:1928, ḥadīth no. 2836.

### v. معین شہر کی چیز کی بیع سلم

معین شہر کی چیز کی بیع سلم جائز نہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ اس معین شہر یا بستی میں ژالہ باری آجائے یا کسی اور آفت سے وہ غلہ وغیرہ تباہ ہو جائے تو بائع اس بستی کا غلہ ادا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھے گا جس کی وجہ سے جھگڑے کا خطرہ ہے لہذا بیع سلم کو جائز نہیں قرار دیا جا سکتا اس طرح کسی معین درخت کے پھل میں بیع سلم جائز نہیں خطرات وہی ہیں جو معین بستی کی بیع سلم میں بیان کیے جا چکے ہیں۔

### 6. ناجائز بیع کے احکام

### i. دھوکے والی بیع کی ممانعت

**"عن ابی هريرة قال رسول الله ﷺ عن بيع الوصاة وعن بيع الغرر"[13]**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے اور دھوکے کی بحث منع فرمایا۔"

### ii. مسلمان بھائی کی بیع پر بیع کرنا حرام

**"عن ابن عمر ان رسول الله الله قال لا يبيع بعضكم على بيع بعض"[14]**

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بعض تمہارا بعض کی بیع پر بیع نہ کرے۔

### iii. تلقی جلب کی ممانعت

جب شہر کے لوگ غلہ کے محتاج ہوں۔ ایک شخص کو پتہ چلا کہ باہر سے کوئی قافلہ کوئی تاجر غلہ لا رہا ہے تو یہ آگے بڑھ کر ان سے غلہ خریدے اور شہر کے ضرورتمند لوگوں کو مہنگا بیچے یہ ہے "تلقی جلب" جس سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا۔ آپ کے ارشاد کے مختلف الفاظ ہیں، سب کا معنی ایک ہی ہے۔ ایک روایت میں ہے۔

**"عن ابن عمر ان رسول الله ﷺ نهى ان يتلقى السلع حتى تبلغ الاسواق "[15]**

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں نبی کریم نے آگے بڑھ کر بیع کرنے سے منع فرمایا یعنی تمام روآیات کا مطلب ایک ہی ہے کہ جب شہر کے لوگ غلہ کے محتاج ہوں تو آنے والے تاجروں اور قافلوں سے آگے بڑھ کر ملاقات کر کے سودا کرنے سے منع کیا گیا اور شہر والوں کو دیہات میں جا کر غلہ خرید کر حاجت مندوں پر مہنگا بیچنے سے منع فرمایا گیا ہاں اگر شہر میں غلہ مل رہا ہو اور لوگ محتاج نہ ہوں تو آگے بڑھ کر تاجروں سے ملاقات کر کے غلہ خریدنا جائز ہے اس طرح شہری لوگ دیہات سے سستا غلہ خرید کر لائیں اور شہر میں مہنگا بیچیں تو یہ جائز ہے اس لیے تجارت میں نفع حاصل کرنا منع نہیں البتہ لوگوں کو نقصان پہنچانا منع ہے۔

## مبحث دوم: سود کے فقہی احکام

### 1. سود کی تعریف

**"وفى الشرع عبارة عن فضل مال لا يقابله عوض فى معاوضة مال بمال"[16]**

---

13 - Al-Qushīrī, Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* (Nishāpūr: Dār al-Khilāfā Al-ʿIlmīya, 1330 AH), 1:2722.

14 - Al-Qushīrī, Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, 1:346, ḥadīth no. 2165.

15 -Al-Qushīrī, Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, 1:660, ḥadīth no. 3819.

"شریعت میں "ربٰوا" کا یہ معنی ہے کہ مال کو مال سے تبدیل کیا جائے اور بغیر عوض (بدلہ) کے زیادتی لی جائے۔"

یہ بھی خیال رہے "ربوا" عربی لفظ ہے اس کا فارسی میں معنی "سود" ہے اور اردو میں معنی "زیادتی بغیر عوض کے"

## 2. سود کی اقسام

"ربوا النسئية وربوا الفضل "ایک کا نام ادھار کا سود ہے جسے عربی میں "ربوا النسیہ" کہا جاتا ہے اور دوسرے کا نام زیادتی کا سود جسے عربی میں "ربالفضل" کہا جاتا ہے

### i. ربالنسیہ کیا ہے؟

سود کی ایک قسم زمانہ جاہلیت میں مشہور و معروف تھی اس کی تعریف علامہ رازی رحمہ اللہ نے فرمائی:

**" وذلك أنهم كانوا يدفعون المال على أن يأخذوا كل شهر قدرا معينا، ويكون رأس المال باقيا، ثم إذا حل الدين طالبوا المديون برأس المال، فإن تعذر عليه الأداء زادوا في الحق والأجل، فهذا هو الربا الذي كانوا في الجاهلية يتعاملون به "[17]**

"ربالنسیہ جو شریعت میں ناجائز ہے یہ وہ سود ہے جو زمانہ جاہلیت میں اس کا کاروبار زور و شور پر تھا۔ اس کا طریقہ کار یہ تھا کہ مال دار لوگ اپنا مال دوسروں کو بطور قرض دیتے۔ اس کی ایک مدت مقرر کر لیتے کہ یہ اتنی مدت کیلئے قرض دیا جارہا ہے اس کی شرح سود ہر ماہ میں یہ ہو گی جب وہ مدت ختم ہو جاتی چار سال مدت تھی یا پانچ سال تو وہ مطالبہ کرتے کہ ہمارا مال واپس کر دیا جائے وہ اتنے سال منافع کی رقم لیتے رہتے تھے اور ان کی اصل رقم محفوظ رہتی تھی۔ ان کے مطالبہ پر اگر ان کی اصل رقم ان کو واپس مل جاتی تو لین دین کا معاملہ ختم ہو جاتا اگر مقروض رقم نہیں دے سکتا تھا تو نئی مدت مقرر کی جاتی تھی اور شرح سود بھی بڑھادی جاتی۔"

بعض اوقات سود ہر ماہ وصول نہیں کیا جاتا تھا بلکہ مقرر مدت کا سود ایک ہی مرتبہ لیا جاتا تھا اگر مقروض قرضہ اور سود کی دائیگی نہ کر سکتا تو مدت بڑھادی جاتی تھی اور شرع سود بڑھادی جاتی اور سود کی رقم پر بھی سود لگادیا جاتا اس طرح مقروض قرضے کے نیچے دبتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی جائیداد پر قبضہ کر لیا جاتا۔

### ii. ربالفضل

**"واما ربا النقد فهو ان يباع من الحنطة بمنوين منها وما اشبه ذلك"[18]**

"زیادتی کا سود یہ ہے کہ ایک چیز نقد دے کر نقد ہی دوسری چیز لے لی"

جس میں زیادتی پائی گئی مثلاً گندم ایک کلو دے کر دو کلو لے لی، ایک من دے کر دو من لے لی۔

---

16 - Al-Alūsī, Maḥmūd ibn ʿAbd Allāh, *Rūḥ al-Maʿānī fī Tafsīr al-Qurʾān al-ʿAẓīm* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1415 AH), 2:47.

17 -Al-Rāzī, Muḥammad ibn ʿUmar, *Mafātīḥ al-Ghayb* (Cairo: Maktabat al-Khānjī, n.d.), 7:72.

18 - Al-Rāzī, Muḥammad ibn ʿUmar, *Mafātīḥ al-Ghayb*, jild 7, ṣafḥah 72.

### 3. بیع اور سود میں فرق

**"من باع ثوبا یساوی عشرة بعشرين فقد جعل ذات الثوب مقابلا بالعشرين"[19]**

جب کوئی شخص دس روپے قیمت کا کپڑا بیس روپے سے بیچتا ہے تو بیس روپے کپڑے کے ہی لیے گئے ہیں جو دونوں بائع اور مشتری کے درمیان طے ہوئے ہیں جب دونوں ایک قیمت پر رضامند ہو گئے وہی ثمن اس کپڑے کے عوض ہوں گے۔

**"اما اذا باع العشرة باحد عشر فقد اخذ العشرة بالعشرة والزائد بغير عوض"[20]**

"اگر کوئی شخص دس درہم دے کر گیارہ درہم لیتا ہے تو دس درہم کے بدلے اس نے دس درہم لیے ہیں لیکن جو درہم اس نے زائد لیا وہ بغیر عوض کے لیا ہے"

اسی وجہ سے وہ زیادہ درہم حرام ہو گیا لیکن بیع میں زیادہ نفع مبیع جائز ہے۔

### 4. مذاہب ثلاثہ کے آراء

فقہا کرام اکثر مسائل میں موقف یہ اختیار کرتے ہیں کہ ہو سکتا ہو تو ائمہ کرام کی اختلاف سے ہٹ کر راہ نکالی جائے تاکہ سب پر عمل ہو سکے۔ پھر دوسرا قانون یہ ہے کہ حلت و حرمت کا جہاں احتمال ہو وہاں احتیاط یہ ہے کہ حرمت کو ترجیح دی جائے اس لیے فتویٰ تو امام اعظم رحمہ اللہ کے قول پر ہی ہوگا لیکن تقویٰ یہ ہے کہ جب جنس ایک ہو زیادتی ہر صورت میں ممنوع سمجھی جائے مکیلی چیز یا موزونی ہو مطعوم ہو خواہ سال بغیر کسی حیلہ کے ذخیرہ بن سکے یا نہ بن سکے اس موقف میں سب مذاہب سمٹ کر آجائیں گے اور احتمالی حرمت سے بھی اجتناب ہوگا۔[21]

## مبحث سوم: قرض کے فقہی احکام

### 1. قرض کی تعریف

اسلامی شریعت میں قرض سے مراد وہ مالی یا مادی امداد ہے جو ایک شخص (قرض دہندہ) دوسرے شخص (مقروض) کو اس شرط پر دیتا ہے کہ مقروض اسے مقررہ وقت پر اسی مقدار یا قیمت میں واپس کرے گا، بغیر کسی اضافی نفع یا سود کے۔ قرض ایک عارضی معاہدہ ہے جو ضرورت مند کی مدد کے لیے کیا جاتا ہے اور اس کا مقصد خیرات، تعاون، اور معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دینا ہے۔

**اہم شرائط:**

1. قرض کی واپسی اسی مقدار یا قیمت میں ہونی چاہیے جو دی گئی تھی۔
2. سود یا اضافی نفع لینا حرام ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت 275-279)
3. قرض کے معاہدے میں شفافیت (مثلاً تحریری دستاویز) اور گواہوں کا ہونا مستحب ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت 282)

مثال: اگر کوئی شخص 10,000 روپے قرض دے، تو مقروض کو وہی 10,000 روپے واپس کرنے ہیں، نہ کہ اس سے زیادہ یا کم۔

---

[19] -Al-Rāzī, Muḥammad ibn ʿUmar, *Mafātīḥ al-Ghayb*, jild 7, ṣafḥah 77.
[20] -Al-Rāzī, Muḥammad ibn ʿUmar, *Mafātīḥ al-Ghayb*, jild 7, ṣafḥah 77.
[21] - Bhatralawī, Qāzī ʿAbd al-Razzāq, *Nujūm al-Furqān*, jild 6, ṣafḥah 560.

### i. قرض کا شرعی مفہوم

"يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۚ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ۚ فَاِنْ كَانَ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۚ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۚ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۚ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ۚ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا ۚ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ۚ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ۚ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ۚ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۚ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ"[22]

"اے ایمان والو! جب تم لین دین کروکی دین (قرض) کا ایک مقرر مدت تک تو اسے لکھ لو اور چاہئے کہ لکھے تمہارے درمیان لکھنے والا انصاف سے اور نہ انکار کرے کوئی لکھنے والا لکھنے سے جس طرح سکھایا اسے اللہ نے، تو چاہئے کہ وہ لکھ دے اور چاہئے کہ لکھائے وہ شخص جس پر حق ہو اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور نہ گھٹائے اس سے کوئی چیز پھر جس پر حق اس کا ہے، اگر بے عقل یا کمزور ہو یا نہیں طاقت رکھتا لکھانے کی وہ تو چاہئے کہ لکھائے اس کا ولی انصاف لو سے اور بناو دو گواہ اپنے مردوں میں سے، پھر اگر نہ ہوں دو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں ان میں سے کہ تم پسند کرو انہیں گواہ، یہ کہ بھول جائے ایک (عورت) ان دونوں میں سے تو یاد دلائے ان میں سے ایک کو دوسری اور نہ انکار کریں گواہ جب انکو بلایا جائے اور نہ پریشان ہو لکھنے سے اس دین کو خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا وقت مقررہ تک (اسے لکھ لو)۔ یہ تمہارے لئے انصاف کی بات ہے اللہ کے حضور اور درست ہے گواہی کے لئے اور قریب ہے کہ تم شک میں نہ پڑو مگر یہ کہ تجارت ہاتھ بہاتھ ہو جس کو تم دائر (جاری) کرواپنے درمیان تو نہیں تم پر کوئی گناہ کہ تم اسے نہ لکھو اور گواہ بنالو جب تم خرید و فروخت کرو اور نہ ضرر پہنچایا جائے لکھنے والے کو اور نہ گواہ کو (یا نہ ضرر پہنچائے لکھنے والا اور گواہ) اور اگر تم نے (ایسا) کیا تو بے شک وہ فسق ہو گا تمہارا، اور ڈرو اللہ سے اور سکھاتا ہے تمہیں اللہ اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔"

### ii. دین کی تعریف

یعنی دین اختلاف جنس پر ہوتا ہے جیسا کہ مبیع کا ثمن اور فرق یہ ہے کہ دین کا ادا کرنا وقت مقرر پر واجب ہوتا ہے اور مطالبہ بھی وقت مقرر سے پہلے نہیں کیا جا سکتا دین مدین کے ذمہ واجب ہوتا ہے لیکن قرض حسن میں جب ادا کرنے والے کی طرف سے اتنا اختیار دے دیا جائے کہ اگر تم ادا کر سکے تو ادا کر دینا اور اگر تم ادا نہ کر سکے تو میں تم سے مطالبہ نہیں کروں گا بلکہ وہ قرض تمہارے لیے صدقہ کا درجہ رکھے گا ایسی صورت میں قرض حسن کا ادا کرنا مستحب ہوا۔ تب اس حکم میں داخل نہیں۔

## 2. قرض کے احکام

قرض کے احکام اسلامی شریعت میں واضح طور پر بیان کیے گئے ہیں، جو قرض دہندگان اور مقروضین کے حقوق کو تحفظ دیتے ہیں اور استحصال سے

[22] -Al-Baqarah, 2:282.

بچاؤ کے اصول وضع کرتے ہیں۔ ذیل میں تفصیل دی جاتی ہے:

**i. قرض دہندگان اور مقروضین کے حقوق**

**قرض دہندگان کے حقوق:**

1. **واپسی کا حق**: قرض دہندہ کو اپنی دی ہوئی رقم یا چیز وقت پر واپس ملنی چاہیے، جیسا کہ قرض کے معاہدے میں طے ہوا ہو۔ (سورۃ البقرہ، آیت 282)
2. **عدل و انصاف**: قرض دہندہ کو مقروض کے ساتھ منصفانہ اور رحمدلانہ رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ اگر مقروض واقعی تنگدستی میں ہو، تو اسے مہلت دینا مستحب ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت 280)
3. **تحریری معاہدہ**: قرض کی رقم بڑی ہو تو اسے تحریری شکل میں لکھنا اور گواہوں کو شامل کرنا قرض دہندہ کا حق ہے تاکہ تنازع سے بچا جا سکے۔ (سورۃ البقرہ، آیت 282)

**مقروضین کے حقوق:**

1. **مہلت کا حق**: اگر مقروض مالی تنگی کا شکار ہو، تو اسے ادائیگی کے لیے مناسب مہلت دی جانی چاہیے۔ (سورۃ البقرہ، آیت 280)
2. **عزت و احترام**: مقروض کو ذلیل یا ہراساں نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا لازم ہے۔
3. **سود سے تحفظ**: قرض پر کسی قسم کا اضافی نفع (سود) لینا حرام ہے، کیونکہ یہ مقروض کے استحصال کا باعث بنتا ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت 275-279)

**ii. استحصال سے بچاؤ کے اصول**

1. **سود کا مکمل خاتمہ**: اسلام میں سود (ربا) کو سختی سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ یہ مقروض پر غیر منصفانہ بوجھ ڈالتا ہے۔ قرض پر کوئی اضافی رقم یا فائدہ لینا حرام ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت 275-279)
2. **شفافیت اور تحریری معاہدہ**: قرض کے معاملات میں شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے معاہدہ لکھنا اور گواہوں کو شامل کرنا ضروری ہے۔ یہ دونوں فریقین کو دھوکہ دہی اور استحصال سے بچاتا ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت 282)
3. **عدل و احسان**: قرض دہندہ کو چاہیے کہ وہ مقروض کے حالات کو مدنظر رکھے۔ اگر مقروض ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتا ہو، تو قرض معاف کر دینا یا مہلت دینا احسان کے زمرے میں آتا ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت 280)
4. **ظلم و زیادتی سے اجتناب**: قرض دہندہ کو مقروض پر غیر ضروری دباؤ ڈالنے یا اسے ذلیل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح مقروض کو بھی جان بوجھ کر قرض نہ چکانے یا ٹال مٹول سے گریز کرنا چاہیے۔
5. **قرض حسنہ کی ترغیب**: اسلام قرض حسنہ (بلا سود قرض) دینے کی ترغیب دیتا ہے، جو خالصتاً اللہ کی رضا کے لیے دیا جائے۔ اس سے معاشرے میں خیرات اور تعاون کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ (سورۃ المائدہ، آیت 12)

اسلامی نظام قرض میں عدل، رحم، اور شفافیت پر زور دیتا ہے۔ قرض دہندہ کا حق ہے کہ اسے اس کی رقم واپس ملے، جبکہ مقروض کو مہلت اور عزت کا حق حاصل ہے۔ استحصال سے بچاؤ کے لیے سود کی ممانعت، تحریری معاہدہ، اور احسان کے اصول وضع کیے گئے ہیں۔ یہ احکام معاشرے

میں مالی انصاف اور ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں۔

## مبحث چہارم: معاصر تجارتی طریقوں کا فقہی جائزہ

### 1. پراپرٹی ڈیلرز کی بیع کا حکم

ایک طریقہ پراپرٹی ڈیلر حضرات کا یہ ہے کہ وہ مالک کی بتائی ہوئی رقم کے مطابق ہی خریدار کو بتائے اس میں کوئی جھوٹ کی آمیزش نہیں ہوتی وہ خریدار سے بھی کمیشن لیتے ہیں اور بیچنے والے سے بھی۔ وہ حقیقت میں وکیل کی حیثیت میں ہوتے ہیں اپنی بھاگ دوڑ دفاتر کے کرایہ گاڑی کا خرچ اور کارندوں کی تنخواہ کے لیے انہوں نے مزدوری کی حد مقرر کر رکھی ہے وہ صاف ستھرا سودا کرتے ہیں نہ ہی مالک کو دھوکہ دیتے ہیں نہ خریدار کو دھوکہ دیتے ہیں یہ طریقہ تو جائز ہے ایک اور طریقہ یہ ہے کہ مالک کو کہنا کہ مکان پانچ لاکھ کا بیچا جا سکتا ہے اس سے زائد کا کوئی خریدار نہیں ملتا اور خریدار کو کہنا یہ مکان سات لاکھ کا مالک بیچنے پر آمادہ ہوا ہے اس سے کم وہ رضامند نہیں اس قسم کا سودا کرانا جھوٹ اور دھوکہ بازی کی وجہ سے ناجائز ہے۔

ایک تیسرا طریقہ یہ ہے کہ پراپرٹی ڈیلر مالک سے خود خرید لیتا ہے اور خریدار پر بیچ دیتا ہے یہ نفع پر بیچنا جائز ہے جبکہ صحیح خرید و فروخت ہو جائے صرف دھوکہ دینے کے لیے زبانی طور پر کلام کا تبادلہ نہ ہو خرید و فروخت کے لیے انتقال یا رجسٹری شرعاً ضروری نہیں یہ ملکی قوانین ہوتے ہیں۔ ہاتھ بہاتھ رقم دینا بھی ضروری نہیں زمین یا مکان خرید لیا ایجاب و قبول ہو گیا شرعاً سودا ہو گیا پراپرٹی ڈیلر اس کا مالک ہو گیا رقم دینے کا جو وعدہ کیا اس وعدہ کے مطابق وہ رقم دے دے پراپرٹی ڈیلر کو جب خریدار ملے تو اصل مالک سے بیان دلا کر خریدار کے نام انتقال رجسٹری کرا دے حقیقت میں سودا پراپرٹی ڈیلر اور خریدار کا ہی ہے کیونکہ پراپرٹی ڈیلر اس کو خرید کر مالک بن چکا تھا۔

### 2. بیانہ کا طریقہ

مکان یا زمین کا سودا ہوتا ہے مثال کے طور پر 50 ہزار روپے بیعانہ دے دیا جاتا ہے کہ ایک ماہ تک مالک رجسٹری کرا دے گا اور خریدار رقم دے دے گا اگر خریدار رقم مقرر معیاد تک نہیں دے گا تو بیعانہ ضبط کر لیا جائے گا اور مالک اگر مقرر معیاد تک رجسٹری نہیں کرائے گا تو دگنا بیعانہ واپس کرے گا یہ دونوں صورتیں ناجائز ہیں بغیر کسی عوض کے بیعانہ ضبط کرنا یا دگنا وصول کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں ہو سکتا زیادہ سے زیادہ یہ دلیل قائم کی جا سکتی ہے ہم ایک دوسرے کے دھوکے سے بچنے کے لیے ایسا کر رہے ہیں تو اس کے متعلق شرعی قوانین موجود ہیں یا تو سودا کریں نقد رقم سے دے یا ادھار رقم دے اور ادھار چیز لے لیں یا بیعانہ دے اور اس کے بدلے کوئی چیز رہن رکھ لے غیر شرعی قوانین کے لیے کوئی حیلہ نہ کوئی حجت قابل قبول نہیں۔

### 3. انعامی بانڈز

جب قرض دینے میں لاٹری سسٹم نہ ہو یعنی جوئے بازی کا دخل نہ ہو اور سود بھی نہ ہو اور دھوکہ بازی بھی نہ ہو تو وہ جائز ہے بینک والے لوگوں سے قرض لیتے ہیں جس پر انعامی بانڈ جاری کرتے ہیں قرض دینے والا جب چاہیے اپنی رقم مکمل کی مکمل واپس لے لیتا ہے اس میں کوئی کٹوتی نہیں اس صورت میں یہ واضح ہوا کہ یہ لاٹری سسٹم نہیں ہے اسے جوا بازی تعبیر کیا جائے کیونکہ اس میں رقم ضائع نہیں ہوتی اور قرض دینے والا یا لینے والا اس قرض پر زیادہ رقم مقرر نہیں کرتے نہ دینے والا کہتا ہے کہ مجھے تم نے اتنی رقم اس قرض پر زیادہ دینی ہے اور نہ لینے والا کہتا ہے کہ تمہیں اس قرض پر اتنی رقم دی جائے گی لہذا سود کی کوئی وجہ نہ بنی البتہ بینک والے لوگوں کو قرض دینے کی طرف راغب کرنے کے لیے قرعہ اندازی کے

ذریعے تمام قرض دینے والوں میں سے چند لوگوں کو انعام دے دیتے ہیں یہ انعام لینا جائز ہے اسے سود کہنا دعوی بلا دلیل ہے اور جوا کہنا بھی غلط ہے۔[23]

## 4.حج کے دنوں میں تجارت

"والحق ان التجارة وان كانت مباحة فى الح جا لا ان الأولى تركها"[24]

"حق یہ ہے کہ تجارت کرنا حج کے دنوں میں جائز تو ہے لیکن تجارت نہ کرنا بہتر ہے۔"

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" وَمَآ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِيَعۡبُدُوا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ"[25]

"اور ان کو نہیں حکم دیا گیا مگر یہ کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اس کے لیے کہ دین میں اخلاص پیدا کریں۔"

"والاخلاص ان لا يكون حامل على الفعل سوى كونه طاعة وعبادة "[26]

"جو شخص اطاعت اور عبادت کے بغیر اور کام میں مشغول رہے تو اس کی عبادت میں کامل اخلاص نہیں پایا جاتا۔"

لہٰذا بہتر ہے کوئی شخص تجارت کرنے کے بغیر حج کرے تو اس میں زیادہ ثواب حاصل ہو گا۔

### خلاصہ بحث

زیر نظر مقالہ اسلامی فقہ کی روشنی میں بیع، سود اور قرض جیسے بنیادی مالی معاملات کا تحقیقی و تجزیاتی جائزہ پیش کرتا ہے۔ مبحث اول میں واضح کیا گیا ہے کہ شریعت اسلامی میں بیع ایک باقاعدہ اور شرعی اصولوں کے تابع معاہدہ ہے، جس کے مختلف اقسام کی مخصوص شرائط ہیں۔ مبحث دوم میں سود کو مکمل طور پر حرام قرار دیتے ہوئے اس کی اقسام اور فقہی تشریحات بیان کی گئی ہیں، جب کہ قرض کے باب میں مالی تعاون کے اسلامی اصولوں اور استحصال سے بچاؤ کی تدابیر کو اجاگر کیا گیا ہے۔ معاصر تجارتی معاملات کا شرعی تجزیہ اس تحقیق کا اہم پہلو ہے، جو ثابت کرتا ہے کہ جدید مالیاتی نظام میں بھی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں متوازن اور منصفانہ طریقہ کار اختیار کیا جاسکتا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد اسلامی مالیات کی بنیاد پر ایک منصفانہ اور مستحکم معیشت کی تشکیل کی راہیں تلاش کرنا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## Bibliography / کتابیات


* Al-Alūsī, Maḥmūd ibn ʿAbd Allāh. *Rūḥ al-Maʿānī fī Tafsīr al-Qurʾān al-ʿAẓīm*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1415 AH.
* Al-Bayhaqī, Aḥmad ibn al-Ḥusayn. *Al-Sunan al-Kubrā*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 2003.
* Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*. Medina: Maktabat al-Islāmīyah, n.d.


[23] -Bhatralawī, Qāzī ʿAbd al-Razzāq, *Nujūm al-Furqān*, jild 6, ṣafḥah 640.
[24] -Ismāʿīl Ḥaqī ibn Muṣṭafā, *Rūḥ al-Bayān* (Istanbul: Dār al-Maʿārif, 1305 AH), 1:316.
[25] -Al-Bayyina, 98:5.
[26] - Al-Bayyina, 98:5.

* Al-Daraqutnī, ʿAlī ibn ʿUmar. *Sunan al-Daraqutnī*. Beirut: Maktabat al-Resālah, 1424 AH.
* Al-Marghīnānī, ʿAlī ibn Abī Bakr. *Al-Hidāyah*. Cairo: Dār al-Turāth, n.d.
* Al-Qārī, Mullā ʿAlī ibn Muḥammad. *Mirqāt al-Mafātīḥ Sharḥ Mishkāt al-Maṣābīḥ*. Beirut: Dār al-Fikr, 1422 AH.
* Al-Qushīrī, Muslim ibn Ḥajjāj. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Nishā pūr: Dār al Khilāfā Al Ilmīya, 1330 AH.
* Al-Rāzī, Muḥammad ibn ʿUmar. *Mafātīḥ al-Ghayb*. Cairo: Maktabat al-Khānjī, n.d.
* Bhatralawī, Qāzī ʿAbd al-Razzāq. *Nujūm al-Furqān*. Lahore: Dār al-Iḥyāʾ, n.d.
* Ismāʿīl Ḥaqī ibn Muṣṭafā. *Rūḥ al-Bayān*. Istanbul: Dār al-Maʿārif, 1305 AH.
* Sa‘īd, Mullā Muṣṭafá ibn Muḥammad. *Nujūm al-Furqān li-ta<u>kh</u>rīj āyāt al-Qurʾān*. Lāhaur: Maktabah-yi Muṣṭafāʾī, n.d.